صفیں درہم برہم ہوگئی ہیں۔ ابودجانہؓ نے دیکھا کہ کوئی شخص مشرکین کو جوش دلا رہا ہے اور خود بھی حملہ کرنے والا ہے۔ ابودجانہ اس کا سر اُڑانے ہی والے تھے کہ پہچان گئے اور فرمایا۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی توہین ہے کہ اس سے کسی عورت کا سر کاٹا جائے۔ قریش کی عورتیں ہند کی قیادت میں مقتولینِ بدر کا ماتم کرتی، دف بجاتی اور رجز خوانی کرتی ہوئی نکل رہی ہیں۔ بعض عورتیں اپنے اپنے غلاموں کو بیش بہا انعامات کا لالچ بھی دے رہی ہیں۔

حضرت حمزہؓ کی شہادت سے اگرچہ مسلمان غمزدہ ہیں، مگر وہ دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑے ہیں اور صفوں میں افراتفری پھیل گئی ہے۔ مشرکوں کا بُت جو برکت کے لیے ساتھ لایا گیا تھا، گر پڑا ہے۔ مشرکین بدحواس ہوکر بھاگ رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے تعاقب نے انہیں دُور تک پسپا کر دیا ہے۔

بیشتر تیر انداز امتثالِ امر سے غافل ہوگئے ہیں اور اپنی جگہ چھوڑ کر مالِ غنیمت جمع کر رہے ہیں۔ وہ دیکھو! نقشۂ جنگ ہی بدل گیا۔ فتح مبین شکست بن گئی۔ کامرانی ناکامی سے بدل گئی۔ سپہ سالارِ اعظم کی نافرمانی مسلمانوں کے لیے بلائے بے درماں بن گئی۔ خالد بن ولید کی پکار پر قریش کا مفرور اور ہزیمت خوردہ لشکر واپس آگیا ہے اور پوری شدت سے مسلمانوں پر حملہ آور ہوا ہے۔ ایسی افراتفری پھیلی ہے کہ مسلمانوں کی صفیں درہم برہم ہوگئیں۔

جاں نثاروں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ صرف گنتی کے جاں نثار ہیں، جن میں حضرت علیؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ حضرت ابودجانہؓ اور حضرت ابوطلحہؓ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ یہ بڑی بہادری سے سینہ سپر ہیں مشرکین کے وار روک رہے ہیں اور خود حملہ آور بھی ہیں۔ اُمِ عمارہ مشکیزہ پھینک کر اس شمعِ عالم افروز کے گرد پروانہ وار پھر رہی ہیں۔ وہ تیر بھی چلا رہی ہیں اور تلوار بھی۔ حضرت طلحہؓ تلواروں کے وار اپنے ہاتھوں پر روک رہے ہیں۔ ابودجانہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکے ہوئے ہیں اور دشمن کے تیر ان پر برس رہے ہیں۔ سعد بن ابی وقاصؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑے ہیں۔ اور مسلسل تیر اندازی کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دندان مبارک بھی شہید ہوگئے ہیں۔ اور زرہ کی کڑیاں رخسار مبارک میں چبھ گئی ہیں۔

عظمتِ حُسن اندھیرے میں ہے اور عشق دار پر چڑھ چڑھ کر چراغ جلا رہا ہے۔

محبت کی تقدیر میں راحت و آرام کہاں۔ یہ شعلے کی طرح بے تاب اور پروانے کی طرح سرگرداں رہتی ہے۔ آپ خود اندازہ کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانٹوں کے بستر پر ہیں یا پھولوں کی سیج پر۔ خاکستر گرم پر ہیں یا بسترِ نرم پر۔ کَیْفَ اَنْعَمُ کے فعل میں معرکہ اُحد کی یہ خونچکاں تصویر سموئی ہوئی ہے۔

یہودِ مدینہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راحت و آرام کا قلع قمع کِن کِن طریقوں سے کیا ہے۔ اُن کی چند تصاویر ملاحظہ ہوں۔

شرانگیز اور فتنہ پرور یہودیوں نے لبید بن اعصم کے ذریعے آپ پر جادو کرایا ہے۔ ایک مومی تصویر بنائی گئی۔ اُس میں سوئیاں چبھوئی گئیں۔ ایک ڈورا باندھا گیا جس میں گیارہ گرہیں دی گئیں۔ پھر اُسے ایک کنوئیں میں چٹان کے نیچے چھپا دیا گیا۔ اس ساحری کا آپ پر صرف یہ اثر ہوا کہ آپ ناکردہ دُنیوی کاموں کی نسبت خیال کرنے لگتے تھے کہ کر چکے ہیں۔ جادو کا یہ اثر چالیس روز تک رہا۔ آپ نے صحت یابی کے لیے دُعا فرمائی۔ فرشتوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کی ساری تفصیل بتائی۔ آپ کی ہدایت پر حضرت علیؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ نے کنوئیں سے برآمد کردہ یہ مومی تصویر بارگاہ نبوت میں پیش کر دی۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اور سورۃ الناس نازل فرمائی۔ ان کی ہر آیت کی تلاوت سے ایک ایک گرہ کُھل گئی۔ گڑی ہوئی سوئیاں نکل گئیں۔ اور آپ صحت یاب ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ نے جادوگر کی سزا کا مطالبہ کیا تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و اُمّی) نے فرمایا۔ ”مجھے شفا ہو گئی ہے۔ اب بدلہ لینے کی ضرورت نہیں“۔ کَیْفَ اَنْعَمُ کے جامع فعل میں یہود کے اس سازشی منصوبے کی دردانگیز تصویر چھپی ہوئی ہے۔

بنو نضیر نے قتل کے ایک تنازعہ میں دیت کا مسئلہ طے کرنے کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس آنے کی دعوت دی ہے۔ اور خفیہ طور پر آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا ہے۔ آپ بلاخوف و خطر تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لیے تشریف لے آتے ہیں اور آپ کو ایک دیوار کے نیچے بٹھایا گیا ہے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق عمرو بن حجاش دیوار پر

چڑھا بیٹھا ہے اور آپ پر پتھر کی چٹان گرانے ہی والا ہے کہ وحیِ الٰہی نے آپ کو خبردار کر دیا ہے۔ اور آپؐ فوراً اُس جگہ سے ہٹ گئے ہیں۔ یہود کی اذیت کوشی اور منصوبۂ قتل کی یہ تصویر بھی کَیْفَ اَنْعَمُ کے فعل سے نمایاں ہو رہی ہے۔

بنی قینقاع کے یہودیوں نے معاہدہ شکنی میں پہل کی ہے۔ وہ کھُلم کھُلا مدینے میں بلوے اور بغاوتیں کر رہے ہیں۔ اور نقضِ امن کے مرتکب ہیں۔ اِسی دوران ایک مسلمان عورت بنی قینقاع کے بازار میں ایک سُنار کی دکان پر بیٹھی ہوئی ایک زیور بنوا رہی ہے۔ بے خبری کے عالم میں ایک شر انگیز یہودی نے پیچھے سے اُس کی قمیص پیٹھ تک کھول دی ہے۔ وہ دیکھیے عورت کھڑی ہو گئی ہے۔ اور بدنیّت یہودیوں کا ٹولہ اُس کی بے پردگی کا مذاق اُڑا رہا ہے۔ اس حیا سوز منظر کو دیکھ کر ایک مسلمان کی جبینِ غیرت پُر شکن ہو گئی ہے۔ اور اس نے شر انگیز یہودی کو قتل کر دیا ہے۔ اور یہودیوں نے مل کر اسی غیور مسلمان کو شہید کر دیا ہے۔ یہودیوں کی اس شرارت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک کو پھر درد آشنا کر دیا ہے۔ کَیْفَ اَنْعَمُ کے جملے کا کیمرہ یہ تصویر بھی دکھاتا ہے۔

بنی قریظہ کے یہودیوں اور مسلمانوں کے درمیان معاہدۂ صلح و دوستی موجود ہے مگر عہد شکن بنی قریظہ مشرکینِ عرب کو مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے متواتر اُکسا رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں جنگِ خندق واقع ہوئی ہے اور مکہ کے دس ہزار مشرکین نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ اور بنی قریظہ نے مشرکین کی مدد کی ہے۔ جب اُنھیں معاہدے کی یاددہانی کرائی گئی تو وہ کہہ رہے ہیں "ہم نہیں جانتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور معاہدہ کیا ہے"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اُن کے اِس رویّہ کی اطلاع ہوئی تو فرمایا — حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ — اور جب غزوۂ خندق میں مسلمان فتح یاب رہے اور لشکرِ اسلام شہر واپس آیا۔ اسی سہ پہر کو آپؐ نے حکم دیا کہ مسلمان ابھی ہتھیار نہ رکھیں اور فوراً روانہ ہو کر نمازِ عصر بنو قریظہ کے قلعوں کے سامنے پڑھیں۔ بنو قریظہ مقابلہ کے لیے قلعہ بند ہو گئے۔ پھر اس شرط پر ہتھیار رکھ دیے کہ سعد بن معاذؓ کو منصف مقرر کیا جائے۔ جو فیصلہ وہ کریں گے انھیں منظور ہو گا۔ یہودیوں کا خیال تھا کہ سعد بن معاذ اور اُن کے قبیلہ سے یہودیوں کی پُرانی دوستی رہی ہے۔ اس لیے

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں بہت نرم فیصلہ دیں گے۔ مگر ان کی تدبیر اُلٹی ہو گئی۔

تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ

سعد بن معاذ نے کہا کہ میں فیصلہ توریت کے مطابق دوں گا۔ اور توریت کا قانون یہ ہے کہ لڑنے والے فسادی قتل کیے جائیں۔ انہوں نے یہ فیصلہ دیا اور اس فیصلہ کے مطابق چھ یا سات سو یہودی قتل کر دیے گئے۔ اگر بنو قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف بناتے تو شاید اُن کی جان بچ جاتی۔

یہ ہیں یہودیوں کی فتنہ پردازیاں اور آستین کے پروردہ سانپوں کی زہر افشانیاں جنہوں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے راحت و آرام کو مکدر کر رکھا تھا۔

اپنی مقراضِ تخیل سے صدیوں کے پردوں کو چاک کر کے دیکھیے۔ مدینہ کی جانبِ مغرب کوہستانی سلسلہ کے کنارے کنارے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر خیبر کی سرسبز و شاداب وادی واقع ہے۔ یہ وادی یہود کی قوت و ثروت کا مرکز ہے اور چھ مضبوط قلعوں کے سبب زبردست جنگی اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے قرب و جوار میں بنی غطفان کا زبردست قبیلہ آباد ہے، جس کی مختلف شاخیں بنی مُرہ اور فزارہ وغیرہ مدینہ کے قریب تک پھیلی ہوئی ہیں۔ لُوٹ مار کے شائق قبائل غطفان مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر کے اُونٹوں کو ہنکا لے گئے ہیں۔ اُونٹوں کی حفاظت پر متعین حضرت ابوذرؓ کے بیٹے کو شہید کر کے اُن کی بیوی کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس جور و ستم اور نازک صورتِ حال کے پیشِ نظر سپہ سالارِ اعظمؐ سولہ سو صحابہ کرامؓ کے ہمراہ تیزی سے خیبر کی طرف بڑھے اور فوجِ اسلام کو قلعوں کے چاروں طرف پھیلا کر اس انداز سے محاصرہ کیا ہے کہ قلعوں کا تعلق ایک دوسرے سے منقطع ہو گیا۔ پہلے حصنِ ناعم فتح ہوا۔ پھر دوسرے قلعے بھی زبردست کشت و خون کے بعد فتح ہوئے، لیکن حصنِ قموص (قلعہ القموص) جو سردارِ یہود مرحب کا مسکن ہے، کسی طرح فتح نہیں ہو رہا ہے۔ اکابر صحابہ حملہ کر کے ناکام واپس آرہے ہیں۔

غزوۂ خیبر میں فتح و نصرت اور علم برداری کی سعادت حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے لیے

مقدر ہو چکی تھی - علم انہیں دیا گیا ہے ، فتح کی دعا کی گئی ہے اور یوں ہدایت کی گئی ہے۔

اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ اَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ۔

مرحب بڑے طمطراق سے رجز پڑھتا ہوا فوج سے نکل رہا ہے اور نشہ قوت سے سرشار ہو کر مبارز طلبی کر رہا ہے - یہ پیلِ مست مجبول گیا ہے کہ مقابلہ اُس شیرِ خدا سے ہے جس نے عمرو ابن عبدود جیسے پہلوانِ عرب اور عدوئے اسلام کو خاک و خون میں سُلا دیا تھا وہ دیکھیے، ذو الفقار کی بجلی چمکی - ضربتِ حیدری کے کڑاکے سے فوج کے دل دہل گئے اور نقشہ ایسا بدلا کہ جیسے مرحب پیدا ہی نہ ہوا تھا - یہودیوں میں بھگدڑ مچ گئی ہے - وہ قلعہ کا پھاٹک بند کرنا چاہتے ہیں ، مگر زورِ یداللّٰہی نے دروازہ اکھاڑ کر پھینک دیا ہے - اور فوجِ اسلام قلعہ میں داخل ہو رہی ہے - اس طرح چھ برس تک یہود نے جو آتشِ فتنہ و فساد بھڑکا رکھی تھی وہ غزوہ خیبر میں بجھ گئی -

یہودیوں کی تاریخ قتلِ انبیاء کے واقعات کی تاریخ رہی ہے - اس تاریخی پس منظر کی موجودگی میں یہ بات تعجب خیز ہوتی - اگر وہ جانِ کائنات کی جاں گدازی کی کوشش نہ کرتے۔

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُکھ بھری حیاتِ طیبہ کی ادنیٰ سی جھلک ہے ، جو کَیْفَ ، نَعَمْ کے فعل کی وضاحت میں دکھائی گئی ہے۔

(باقی آئندہ)